



سوال

کھانے پینے کی چیز میں مکھی یا چھوٹی کا گرنا

جواب

سوال: السلام علیکم کھانے پینے کی چیز میں مکھی کے علاوہ کوئی اور چیز مثلاً چھوٹی، پھر یا دیہے حشرات الارض گر جائیں تو کیا کیا جائے؟

جواب: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں ذباب گر جائے تو وہ اسے اس میں غوطہ دے کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسری میں شفا ہے۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنا بیماری والا پر پھیلے مارتی ہے۔

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه أما بعد:

فتنہ روی الجاری فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "اذا وقع الذباب فی اثناء احدکم فلیغسہ کلمۃ شمر لیطرحہ، فان فی احد جناحہ شفاء و فی الآخر داء" "وہا الحدیث ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد استعمل البعض قديماً وحديثاً الحدیث کجملہم، ففی التذہیب قال الخطابی: "تعلم علی ہذا الحدیث من لا علق لہ فقال: کیف یتبع الشفاء والداء فی جناح الذباب؟ وکیف یلحم ذک من لفسہ؟... وہا سوال جامل، او متجامل، فان کثیراً من الجوان قد جمع الصحاح المتقاربة وقد آلت اللہینا وقرنا علی الاجتماع، وجعل منہا قومی الجوان، وان الہدی الہم الخلیفۃ اتقاد لیسیت العیب الصغیر، لتاؤد علی الہام الذباب بان تقدم جناحاً وتؤخر آخرہ" منتہی

وفی ہذا العصر قالوا: ان الحدیث یصادم الأسس العلمیۃ التجریبیۃ فی ان الذباب سبب ریش فی نقل الامراض فکیف یشکون فیہ دواء؟

ونسی جلاء ان معظم المسائل العلمیۃ الی سکتان ہما ما ہی الا نظریات، وکم من نظریۃ تصفت شیئاً بالجم بانہ صحیح، ثم تصنف بعد وقت قریب او بعد بانہ خطأ، فکیف تتحکم نصوص الوجدی الی نظریات متقلبۃ مستقرہ؟ وکیف تتحکم من یجمل اکثرہما یلحم علی علم جاء من عند اللہ علی لسان رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم؟!

وقد اکتشف العلم الحدیث الإعجاز الطبی فی ہذا الحدیث، فقد نشرت مجلۃ التوحید المصریۃ فی عدوہا الخامس لسنة 1397ھ، 1977م موضوعاً للأساتذہ الذکور: آمین رضا (استاذ جراحہ العظام والمتوفیم بجامعة

الاسکندریۃ) میدان فیہ ان العلم اکتشف ان الذباب یشکل فی آن واحد الجراثیم الی تسبب المرض، وکذا یشکل بکثر یا فاج الی تتاخم ہذہ الجراثیم، وکلمتہا بکثر یا فاج معنایا: آکونہا ومنفترسہ بالجراثیم

فعلی المسلم المؤمن ان یصدق بکل ما جاء به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سواء اثبتت ذک العلم الحدیث والتجربہ اولاً، لانه لا قول لاحد مع قول اللہ، ولا مع قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنہ اعلم